بسم اللہ الرحمن الرحیم

مالی تنگی کی وجہ سے عقیقہ نہ کرنے پر بچے کی شفاعت نہیں ملے گی؟ فوت شدہ کا عقیقہ کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا، لیکن پیدائش کے بعد وہ مسلسل بیمار رہا اور تقریباً ایک ماہ بعد اس کا انتقال ہوگیا۔ مالی تنگی اور عدمِ استطاعت کی وجہ سے والدین اس کا عقیقہ نہ کرسکے۔ بعد میں یہ بات سنی گئی کہ جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے اور وہ فوت ہوجائے، تو والدین اس بچے کی شفاعت کی فضیلت سے محروم رہتے ہیں۔

اب اگر کچھ عرصہ بعد مالی اسباب میسر آجائیں، تو شرعاً کیا حکم ہوگا؟

(1) کیا فوت ہوجانے کے بعد اس بچے کا عقیقہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(2) اور کیا عقیقہ نہ کرنے کی وجہ سے واقعتاً والدین اس بچے کی شفاعت کی فضیلت سے محروم ہوجائیں گے یا نہیں؟

جواب

(1) عقیقہ اولاد کی نعمت ملنے پر شکرِ خداوندی کے طور پر ادا کیا جاتا ہے اور چونکہ عقیقہ پیدائش کی نعمت پر شکرگزاری کے لیے ہوتا ہے، تو یہ شکرانہ زندہ شخص کے لیے ہی ہوسکتا ہے، لہٰذا بچے کے انتقال کے بعد اب اس کی طرف سے عقیقہ نہیں کیا جاسکتا۔

(2) نیز جو بچہ بالغ ہونے سے پہلے فوت ہوجائے اور اس کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو، تو اس کے والدین اپنے بچے کی شفاعت کی فضیلت نہیں پاسکیں گے، اس سے مراد وہ صورت ہے کہ جب اس بچے نے عقیقے کا وقت پایا ہو یعنی سات دن کا ہوگیا ہو اور پھر باوجودِ استطاعت، بلاعذر اس کا عقیقہ نہ کیا جائے، تو ایسے والدین اس بچے کی شفاعت کی فضیلت سے محروم رہیں گے کہ انہوں نے قدرت کے باوجود اپنی اولاد کے عقیقہ کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔ پوچھی گئی صورت میں اگرچہ اس بچے نے عقیقے کا وقت (ساتواں دن) پایا، لیکن چونکہ والدین مالی تنگی اور استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے عقیقہ نہ کرسکے، تو ایسے والدین اپنے بچے کی شفاعت کی فضیلت پائیں گے، جبکہ ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے ہوں۔

عقیقہ کے نعمتِ اولاد کا شکرانہ ہونے کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”ذلك جهة التقرب بالشكر على نعمة الولد“ ترجمہ: عقیقہ اولاد کی نعمت ملنے پر شکر کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ (ردالمحتار، جلد9، صفحہ540، مطبوعہ کوئٹہ)

فوت شدہ کی طرف سے عقیقہ نہ ہونے کے متعلق اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”مُردے کا عقیقہ نہیں کہ وہ شکرِ ولادت ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ593، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں : "مردہ کا عقیقہ نہیں ہوسکتا کہ عقیقہ دمِ شکر ہے اور یہ شکرانہ زندہ ہی کے لیے ہوسکتا ہے۔" (فتاوی امجدیہ، جلد3، صفحہ 336، مطبوعہ مکتبہ رضویہ)

بچے کے اپنے عقیقے میں گروی ہونے کے متعلق حدیثِ مبارک میں ہے :"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته، يذبح عنه يوم السابع، ويسمى، ويحلق رأسه" ترجمہ : رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا : بچہ اپنے عقیقہ میں گروی رہتا ہے، اس کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے، نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈوایا جائے۔ (سنن الترمذی، جلد3، باب من العقیقۃ، صفحہ 181، مطبوعہ دار الغرب الاسلامی، بیروت)

اس حدیثِ مبارک کے تحت عقیقہ نہ کرنے کی صورت میں بچے کی شفاعت سے محرومی کے متعلق علامہ حسین بن محمود شیرازی مُظْہِری حَنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 727ھ) لکھتے ہیں :"مرهون؛أي: المولود معلق ومحبوس بعقيقته؛أي: تحصل سلامته من الآفة إذا ذبح له عقيقة، وقيل: معلق شفاعته لأبويه بعقيقته؛أي: إن لم يذبحا عقيقته - مع القدرة - لا يشفع لهما يوم القيامة لأنهما لم يقضيا حقه" ترجمہ : (بچہ اپنے عقیقہ میں) گروی رہتا ہے یعنی وہ بچہ اپنے عقیقے میں معلق اور قید رہتا ہے کہ جب اس کا عقیقہ کردیا جاتا ہے، تو اسے آفت سے سلامتی مل جاتی ہے اور اس کا یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس بچے کی اپنے والدین کے حق میں شفاعت اس کے عقیقے پر موقوف رہتی ہے، **یعنی جب والدین قدرت کے باوجود اس کا عقیقہ نہ کریں، تو وہ بچہ قیامت کے دن ان کی شفاعت نہیں کرسکے گا**، کیونکہ انہوں نے اس بچے کا حق ادا نہیں کیا۔ (المفاتیح شرح المصابیح، جلد4، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقۃ، صفحہ 493، مطبوعہ دار النوادر)

عقیقہ نہ کرنے کی صورت میں بچے کی شفاعت سے محرومی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں :"جو مرجائے کسی عمر کا ہو، اس کا عقیقہ نہیں ہوسکتا، بچہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مرگیا، تو اس کے عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اس کی شفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقتِ عقیقہ آنے سے پہلے ہی گزرگیا، عقیقہ کا وقت شریعت میں ساتواں دن ہے۔۔۔ **ہاں جس بچے نے عقیقہ کا وقت پایا یعنی سات دن کا ہوگیا اور بلا عذر باوصف استطاعت اس کا عقیقہ نہ کیا، اس کے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کرنے پائے گا۔۔۔ جو بچہ قبل بلوغ مرگیا اور اس کا عقیقہ کردیا تھا یا عقیقہ کی استطاعت نہ تھی یا ساتویں دن سے پہلے مرگیا، ان سب صورتوں میں وہ ماں باپ کی شفاعت کرے گا جبکہ یہ دنیا سے باایمان گئے ہوں، اس بارے میں متواتر حدیثیں ہیں۔**" (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ 596، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FSD-9815

تاریخ اجراء : 08 رمضان المبارک 1447ھ/26 فروری 2026ء